باسمہٖ تعالیٰ

تِبْیَاناً لِکُلِّ شَیٔیٍ (نحل/ ۸۹)

تبیان

جلد(۱) شمارہ(۱)

ربیع الثانی ۱۴۳۸ھ جنوری ۲۰۱۷ء

تبیان ایک تعارف

آج سے چار سال پہلے ۲۰۱۲ء میں مسجد امام جعفر صادقؑ یاقوت پورہ حیدرآباد میں لڑکوں کے لئے عصری تعلیم کا آغاز ٹیوشن کے عنوان سے کیا گیا جس میں کئی لڑکے آنے لگے۔ اساتذہ کی کمی اور طلباء کی کثرت کے پیش نظر ایک تجویز یہ سامنے آئی کہ پانچویں سے آٹھویں جماعت کے طلباء کو باضابطہ حساب (میتھس)، سائنس اور انگریزی پڑھایا جائے۔ چنانچہ املی بن یاقوت پورہ میں ایک گھر میں طلباء و طالبات کو نماز مغربین کے بعد دو گھنٹے پڑھایا جانے لگا۔ ہر سال ایک جماعت کا اضافہ بھی ہونے لگا، چنانچہ اس تعلیمی سال ۲۰۱۶ء-۲۰۱۷ء میں پانچویں سے دسویں جماعت کے طلباء و طالبات کو پڑھایا جارہا ہے۔ اتوار کے دن ۴ گھنٹے دینی تعلیم دی جاتی ہے جس میں عقائد، احکام، اخلاق اور تاریخ اسلام ہفتہ بھر ٹیوشن میں آنے والے طلباء و طالبات کو ۲، ۲ گھنٹے پڑھائی جاتی ہے۔ طلباء و طالبات کی ماؤں کی دینی تربیت کے لئے ایک خاتون معلّمہ کے ذریعہ ہفتہ میں دو دن احکام اور قرآن کی تعلیم دی جارہی ہے۔ انٹر کے MPC طلباء و طالبات کے لئے روزانہ ایک گھنٹہ ٹیوشن پڑھایا جارہا ہے۔ بہت جلد انشاء اللہ CEC کے طلباء و طالبات کے لئے ٹیوشن کا آغاز ہوگا۔ ہمارے گھروں میں مؤثر پڑھائی کا ماحول نہ ہونے کی وجہ بچے صحیح سے پڑھ نہیں پاتے ہیں لہٰذا ان کی اس مشکل کو دور کرنے کے لئے املی

بن یاقوت پورہ میں منّا کرانہ اسٹور کے روبرو موقتی طور پر ایک گھر میں بچوں کے لئے لائبریری جیسی سہولت ان کے نصابی کتابوں سمیت فراہم کی گئی ہے۔ ہفتہ میں ایک دن بچوں میں تعلیمی جذبہ فروغ دینے کے لئے موٹیویشنل (Motivational) ویڈیوز پڑھائی کی طرف راغب کرنے کیلئے دکھائے جاتے ہیں۔ ہفتہ میں ایک دن مناسبت کے لحاظ سے ایک اسلامی ویڈیو یا پاور پائنٹ پریزنٹیشن (PPT'S) دکھائے جاتے ہیں۔ سال میں ایک بار گرما کی تعطیلات میں لڑکوں اور لڑکیوں کے لئے جداگانہ طور پر سمّر کیمپ رکھا جاتا ہے اور سمّر کیمپ کے اختتام پر طلباء و طالبات کو صحت مند تفریح پر لے جایا جاتا ہے۔ سال بھر مختلف مناسبتوں سے والدین سے ملاقات (Parent-Teacher Meeting) کا انعقاد کر کے طلباء و طالبات کی تعلیمی و تربیتی پیشرفت سے ان کے والدین کو آگاہ کیا جاتا ہے اور معلمین و معلمات والدین کو بچوں کی پڑھائی کے حوالے سے مفید مشوروں سے نوازتے ہیں۔ ان پروگرامس میں مختلف شعبوں کی کامیاب شخصیتوں کو مدعو کیا جاتا ہے تاکہ وہ بچوں کو اپنی کامیابی کے رازوں سے آشنا کرسکیں۔ پابندی سے آنے والوں میں اور تعلیمی اعتبار سے پیشرفت کرنے والوں میں نفیس انعامات تقسیم کئے جاتے ہیں۔ بہتر سے بہتر تعلیمی مظاہرہ کرنے والوں میں اسکالرشپس میرٹ کی بنیاد پر دی جاتی ہے۔ سرکاری اسکیموں سے عام لوگوں کو جوڑنے کی ہر ممکن کوشش کی جاتی ہے۔ طلباء و طالبات اور ان کے افراد خاندان کے لئے وقتاً فوقتاً میڈکل کیمپ کا انعقاد آئندہ منصوبوں میں شامل ہے۔ مختلف مناسبتوں سے بچوں کو مجالس و محافل میں شرکت کے لئے لے جایا جاتا ہے۔ طلباء اور اولیائے طلباء یعنی (والدین) کی دینی معلومات میں اضافہ کی خاطر ماہ جنوری سال ۲۰۱۷ء سے ایک ورقیہ ''**تبیان**'' کے نام سے شائع کیا جارہا ہے جس میں مذہبی مناسبتوں سے مختلف مضامین شائع کیئے جائیں گے۔ مذہبی معلومات کے علاوہ کچھ معلومات عامہ (GK) اور تعلیم سے جڑی ہوئی وہ باتیں جو طلباء و طالبات اور ان کے اولیاء کیلئے ضروری اور مفید سمجھی جائیں گی اس ورقیہ میں شائع کی جائیں گی۔ تمام مومنین و مومنات سے دعاؤں کی خواہش کے ساتھ سہو و اغلاط کو صرف نظر کرنے کی گزارش ہے۔

(سید ہمایون علی عابدی) موبائل نمبر: 9700789785

۳/ربیع الثانی، وفات ام المومنین حضرت ام سلمہؑ

ام المومنین حضرت ام سلمہؑ

شجرۂ نسب: حضرت ام سلمہؑ کا نام ھند بنت ابی امیہ اور آپ کی کنیت ام سلمہ ہے۔ آپ کی والدہ کا نام عاتکہ بنت عامر ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے نکاح سے قبل: حضرت ام سلمہؑ کا پہلا نکاح ابوسلمہ سے ہوا تھا جن سے چار بچے پیدا ہوئے تھے۔ آپ نے اسلام کے ابتدائی دور ہی میں اسلام قبول کرلیا تھا اور اپنے شوہر کے ہمراہ حبشہ کی طرف ہجرت کی پھر حبشہ سے مدینہ منورہ واپس آئیں۔ ابوسلمہ جنگ احد میں شریک ہوئے۔ لڑائی کے دوران جو زخم آئے کچھ عرصے مندمل ہونے کے بعد پھر تازہ ہوگئے اور آپ نے انہیں زخموں کی وجہ سے ۴ ھ میں اس دار فانی سے کوچ فرمایا۔

رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے آپ کا نکاح:- ام المومنین حضرت ام سلمہؑ فرماتی ہیں کہ میں نے اپنے شوہر کے انتقال کے بعد اس دعا کو اپنا ورد بنا لیا جسے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مسلمان کو مصیبت کے وقت پڑھنے کی تعلیم فرمائی وہ دعا یہ ہے۔

اللھم اجرنی فی مصیبتی واخلف لی خیرا منھا

ترجمہ: اے اللہ! مجھے اجر دے میری مصیبت میں اور میرے لئے اس سے بہتر قائم مقام بنا۔

حضرت ام سلمہؑ فرماتی ہیں کہ اپنے شوہر کے انتقال کے بعد اس دعا کو پڑھتی تھی اور اپنے دل ہی میں کہتیں کہ ابوسلمہ سے بہتر مسلمانوں میں کون ہوگا لیکن چونکہ یہ ارشاد رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا تھا اس لئے اسے پڑھتی رہیں۔

نیز آپ فرماتی ہیں کہ میں نے سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سن رکھا کہ آپؐ نے فرمایا: جو میت کے سرہانے موجود ہو اچھی دعا مانگے اس وقت جو بھی دعا مانگی جائے فرشتے آمین کہتے ہیں۔

جب حضرت ام سلمہؑ کے شوہر، ابوسلمہ کا انتقال ہوا تو بارگاہ رسالت میں حاضر ہو کر عرض کیا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! ابوسلمہ کے بعد ان کے فراق میں کیا کہوں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا یہ کہو اے اللہ! انہیں اور مجھے بخش

دے اور میری عاقبت کو اچھی بنا۔

پھر میں اسی دعا پر قائم ہوگئی اور اللہ تعالیٰ نے مجھے ابوسلمہ سے بہتر عوض عطا فرمایا اور وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تھے۔

ابوسلمہ کے انتقال پر رسول خداؐ تعزیت کیلئے حضرت ام سلمہؑ کے گھر تشریف لائے اور دعا فرمائی: اے خدا ان کے غم کو تسکین دے اور ان کی مصیبت کو بہتر بنا اور بہتر عوض عطا فرما۔

ایک روایت یہ بھی ہے کہ خلیفۂ اول اور خلیفۂ دوم نے بھی اپنا اپنا پیام بھیجا لیکن حضرت ام سلمہؑ نے ان دونوں حضرات کے پیام کو منظور نہ فرمایا پھر جب رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنا پیام بھیجا تو کہا مرحبا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔ حضرت ام سلمہؑ کا نکاح ماہ شوال ۴ ھ میں ہوا۔ ان کا مہر ایسا سامان جو دس درہم کی قیمت تھا مقرر رہوا۔ ام المومنین ام سلمہؑ سے تین سو اٹھتر حدیثیں مروی ہیں۔

امام حسینؑ اور ام سلمہؑ: حضرت فاطمہ زہراؑ کی شہادت کے بعد امام حسینؑ کی پرورش حضرت ام سلمہؑ ہی نے کی۔ آپ کو شہادت امام حسینؑ کی اطلاع تھی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ام سلمہؑ کے گھر میں تھے ام سلمہؑ سے فرمایا: کسی کو بھی میرے پاس آنے کی اجازت نہ دینا اسی وقت حسینؑ آگئے کہ اس زمانہ میں حسینؑ ابھی بچے تھے، ام سلمہؑ انہیں رسولؐ کے پاس جانے سے نہ روک سکیں اور حسینؑ حجرہ میں داخل ہوگئے، ام سلمہ بھی انکے پیچھے پیچھے حجرہ میں داخل ہوگئیں دیکھا کہ حسینؑ، رسول کے سینہ پر لیٹے ہیں اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہاتھ میں کوئی چیز لئے ہوئے ہیں اور رو رہے ہیں، اس کے بعد ان کی طرف رخ کر کے فرمایا: اے ام سلمہؑ! جبرئیل نے ابھی مجھے یہ خبر دی ہے کہ میرا بیٹا حسینؑ قتل کیا جائے گا، پھر جو مٹی آپ کے ہاتھ میں تھی وہ ام سلمہ کو دی اور کہا: اسے اپنے پاس حفاظت سے رکھو جب تم یہ دیکھو کہ مٹی خون ہوگئی ہے تو سمجھنا کہ حسینؑ قتل ہوگئے ہیں۔ ام سلمہؑ نے عرض کی: اے اللہ کے رسولؐ! خدا سے درخواست کیجئے کہ انہیں قتل ہونے سے بچالے، رسولؐ نے فرمایا: میں نے درخواست کی تھی لیکن وحی نازل ہوئی کہ حسینؑ کے لئے ایک درجہ ہے جس پر تمام آدمیوں میں سے کوئی نہیں پہونچے گا وہ اپنے شیعوں کی شفاعت کریں گے، مہدیؑ ان کی اولاد میں ہونگے۔ خوش نصیب ہیں وہ لوگ جو حسینؑ کے شیعہ ہیں۔ خدا کی قسم ان کے شیعہ قیامت کے دن کامیاب ہونگے۔ (امالی شیخ صدوقؒ، مجلس ۲۹، حدیث ۳)۔ رسولؐ کی وفات کے بعد بھی آپ اہل بیتؑ کی حامی رہیں اور امیر شام کے سخت خلاف رہیں اور امیر المومنین حضرت علیؑ کو برا بھلا کہنے کے خلاف امیر شام کو خط بھی

لکھا۔ امام حسینؑ جب مدینہ سے روانہ ہو رہے تھے تو حضرت ام سلمہؑ امامؑ کے پاس تشریف لائیں اور کہا: اے فرزند! مجھے اپنے سفر سے غمگین نہ کرو۔ کیونکہ میں نے تمہارے نانا سے سنا ہے وہ فرماتے تھے کہ میرا حسینؑ زمین کربلا پر شہید ہوگا۔ حضرت امام حسینؑ نے فرمایا: اے مادر گرامی! قسم خدا کی مَیں ضرور شہید ہوں گا اور مَیں یہ جانتا ہوں کہ میں کس دن شہید ہوں گا، کون شخص مجھے قتل کرے گا اور کس زمین میں دفن ہوں گا، کتنے لوگ میرے اہل بیتؑ واقرباء و شیعوں میں سے میری رفاقت میں شہید ہوں گے۔ اے مادر گرامی! اگر آپ مشتاق ہوں تو مَیں آپ کو وہ زمین دکھادوں، جس میں مَیں قتل ہوں گا اور دفن ہوں گا۔ پس حضرت امام حسینؑ نے اپنے ہاتھ سے کربلا کی طرف اشارہ کیا اور بہ اعجاز تمام زمینیں نیچی ہوگئیں اور سرزمین کربلا بلند ہوئی، یہاں تک کہ حضرت نے اپنا لشکر گاہ اور شہادت کی جگہ اور دفن کی جگہ دکھلائی۔ ام سلمہؓ یہ حال دیکھ کر گریہ کرنے لگیں اور حضرت کو خدا کے سپرد کیا۔ ام سلمہؑ نے کہا اے فرزند! تمہارے نانا نے تمہارے مدفن کی مٹی مجھے دی ہے اور مَیں نے اسے ایک شیشہ میں رکھا ہوا ہے۔ اس کے بعد حضرت نے ہاتھ بڑھا کر ایک مُشت خاک زمین کربلا سے اٹھا کر ام سلمہ کو دی اور فرمایا: اے مادر محترم! اس خاک کو بھی ایک شیشہ میں رکھ لیجیے جس دن یہ دونوں خون ہوجائیں یقین کیجیے گا کہ میں اس صحرا میں شہید کردیا گیا (بحار الانوار، علامہ مجلسیؒ)۔ امام حسینؑ نے امامت کی بعض امانتیں آپ کے سپرد کی تھیں جسے آپ نے بعد میں چوتھے امام حضرت زین العابدینؑ کو سپرد کردیا۔ ام المومنین حضرت ام سلمہؑ کی وفات (انتقال) امہات المومنین میں سب سے آخر میں ہوا۔ آپ کی وفات (انتقال) ۶۲ ھ میں حضرت امام حسین علیہ السلام کی شہادت کے بعد بتاتے ہیں اور اس قول کی تائید ایک روایت ہے جیسا کہ ایک انصاری کی بیوی سے روایت کی گئی ہے کہ وہ کہتی ہیں میں ام سلمہؓ کے پاس گئی۔ آپ کو روتے ہوئے دیکھ کر عرض کیا اے ام سلمہؑ! کس چیز نے آپ کو رولایا ہے۔؟ فرمایا کہ میں نے ابھی ابھی خواب میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھا ہے کہ آپ کا سر انور اور آپ کے محاسن (داڑھی) گرد آلود ہیں اور گریہ فرما رہے ہیں۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! کس بات پر گریہ فرما رہے ہیں؟ فرمایا جہاں حسینؑ کو شہید کیا گیا میں وہاں موجود تھا۔ جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ امام حسین علیہ السلام کی شہادت کے وقت حضرت ام سلمہؓ باحیات تھیں۔

وفات:- ۳/ربیع الثانی ۶۲ ھ کو ام المومنین حضرت ام سلمہؑ کا انتقال (۸۴) چوراسی سال کی عمر میں مدینہ منورہ میں ہوا۔ آپ کو جنت البقیع میں دفن کیا گیا۔

☆☆☆

۱۰/ربیع الثانی ولادت باسعادت گیارہویں امام، حضرت حسن عسکریؑ

حضرت امام حسن عسکری علیہ السلام کے اقوال زرین

۱۔ اچھوں کو دوست رکھنے میں ثواب ہے۔ ۲۔ بلاوجہ ہنسنا جہالت کی دلیل ہے۔
۳۔ غصہ ہر برائی کی کنجی ہے۔ ۴۔ معمولی آدمی کے ساتھ اگر حق ہو تو وہی بڑا ہے۔
۵۔ بہترین عبادت گزار وہ ہے جو فرائض ادا کرتا ہے۔
۶۔ جو دنیا میں بوئے گا وہی آخرت میں کاٹے گا۔
۷۔ بہترین متقی اور زاہد وہ ہے جو گناہ چھوڑ دے۔
۸۔ دو بہترین عادتیں یہ ہیں کہ اللہ پر ایمان رکھے اور لوگوں کو فائدے پہنچائے۔
۹۔ تواضع اور فروتنی یہ ہے کہ جب کسی کے پاس سے گزرے تو سلام کرے اور مجلس میں معمولی جگہ بیٹھے۔
۱۰۔ حسد کرنے اور کینہ رکھنے والے کو کبھی سکون قلب نصیب نہیں ہوتا۔
۱۱۔ پڑوسیوں کی نیکی کو چھپانا، اور برائیوں کو اچھالنا ہر شخص کے لیے کمر توڑ دینے والی مصیبت اور بے چارگی ہے۔
۱۲۔ یہی عبادت نہیں ہے کہ نماز، روزے کو ادا کرتا رہے، بلکہ یہ بھی اہم عبادت ہے کہ خدا کے بارے میں غور و فکر کرے۔

وقت کی تقسیم

رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں:
عقلمند شخص کے لئے مناسب ہے کہ وہ اپنے وقت کو چار حصوں میں تقسیم کرے۔
۱۔ ایک حصہ اللہ کی عبادت اور اس سے دعا مانگنے میں صرف کرے۔
۲۔ ایک حصے میں اپنا حساب کتاب کرے۔
۳۔ ایک حصہ علم سیکھنے اور علماء کی صحبت میں بیٹھنے میں گذارے۔
۴۔ ایک حصہ حلال لذتوں سے استفادہ کے لئے مخصوص کرے۔

''تبیان'' کے مقالہ جات کے مندرجات سے ادارہ کا متفق ہونا ضروری نہیں۔